

لے ستون : ایران کا وہ پہاڑ، جس کے متعلق مشہور ہے کہ فرہاد نے باغ شیریں کے لیے دودھ کی ہنر لانے کی غرض سے کاٹا تھا۔  
**شرح :** ہم فرہاد کے دعوے عشق کے قائل نہیں۔ وہ تو ایک مزدور تھا، جو روزی کی خاطر اپنے رقیب یعنی خسرو پرویز کی عشرت گاہ کے لیے محنت مشقت کرتا رہا اور اس کی محبوبہ شیریں کی غفلت و بے پروائی کا یہ عالم کہ بے ستون پہاڑ گویا اس کی گہری نیند کا ایک آئینہ تھا۔

پورا شعر اس مشہور قصے پر مبنی ہے کہ فرہاد خسرو پرویز شہنشاہ ایران کی محبوبہ فقازلی بیوی شیریں پر عاشق ہو گیا تھا۔ اسے دوسری طرف مائل کرنے کی غرض سے یہ منصوبہ تیار کیا گیا کہ فرہاد سے کہا جائے، اگر وہ پہاڑ کاٹ کر شیریں کے باغ کے لیے ہنر لے آئے تو شیریں اسے مل جائے گی۔ یہ باغ خسرو پرویز کا تھا۔ عام روایت کے مطابق فرہاد نے پہاڑ کاٹ کر ہنر باغ تک پہنچا دی۔ گویا اس کی طرف سے شرط پوری ہو گئی۔ اب اس سے نجات حاصل کرنے کی تدبیر یہ سوچی گئی کہ ایک بڑھیا کی زبانی کہلا بھیجا: شیریں مر گئی یہ سنتے ہی فرہاد بھی سر پریشہ مار کر ختم ہو گیا۔

مرزا کہتے ہیں، بھلا یہ عشق کی کون سی صورت ہے کہ رقیب کی عشرت گاہ کے لیے مزدوری کی جائے اور اس طرح بھوک مٹائی جائے؟ دوسری طرف شیریں کی غفلت کا یہ عالم کہ اسے کچھ خبر ہی نہیں۔ گویا گہری نیند میں سوٹی پڑی ہے اور نیند بھی ایسی، جو بے ستون پہاڑ کی طرح ٹوٹنے نہ پائے۔

**۹۔ شرح :** خوب چھان بین کرو اور دیکھو کہ اہل و فائیں سے کوئی شخص ایسا ہے، جس کے سانس یا آہ سے آگ بھڑکتی ہو؟ کیا کسی نے غمگین دلوں کی فریاد و فغاں میں اثر پایا ہے؟

گویا اہل و فاء ہیں بھرتے ہیں اور ان سے کسی کے دل میں آگ نہیں لگتی۔  
 غم کے مارے ہوئے فریاد کرتے ہیں اور اس کا اثر کسی پر نہیں ہوتا۔